باب۔24

فتحِ مکہ

☆ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا .

ترجمہ: بے شک ہم نے تم کو واضح (اور کھلی) فتح عطا کی۔(سورۃ الفتح: آیت 1)

☆ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا .

ترجمہ: اور وہی تو ہے جس نے اُن کے ہاتھوں کو تم سے اور تمھارے ہاتھوں کو اُن سے روکا خود شہر مکہ میں (یعنی لڑائی ہونے نہ دی)، بعد اس کے کہ اللہ نے تم کو اُن پر ظفریاب کیا (فتح دی)۔ اور اللہ تو تم لوگوں کے کاموں کو دیکھتا ہے۔(سورۃ الفتح: آیت 24)

صاحبو! صلحِ حدیبیہ میں مسلمانوں اور مشرکین میں یہ طے پایا تھا کہ دس سال تک آپس میں کوئی جنگ نہ کریں گے۔ لیکن دو قبیلوں، قبیلہ بنو بکر (مشرکین کا حلیف) اور قبیلہ بنو خزاعہ (رسول اللہ کا حلیف) کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ جس میں قبیلہ بنو خزاعہ کو سخت نقصان پہنچا۔ جس پر اس قبیلے نے مکہ میں چیخا کہ یا محمدؐ! قریش کے کفار نے اپنے حلیفوں کی مدد کرکے ہم کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ آپ ہمارے حلیف ہیں لہذا ہماری مدد فرمایئے ۔۔۔ اس وقت محمد مصطفیٰؐ مدینہ میں تھے۔ آپؐ نے مدینہ سے جواب دیا۔ "لبیک! میں تمھاری مدد کرنے کے واسطے حاضر ہوں۔ اگر میں تمھاری مدد نہ کروں تو اللہ میری مدد نہ کرے"۔ جس پر ابو سفیان بن حرب نے مدینہ پہنچ کر یہ کوشش کی کہ کسی طرح دوبارہ مصالحت ہو جائے اور پھر سے جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہو جائے۔ لیکن اس کی یہ کوشش ناکام رہی۔ حضورؐ دس ہزار (10,000) فوج لے کر مکہ کی طرف چلے۔ راستے میں دو ہزار آدمی اور مل گئے۔ اس طرح آپؐ کے ساتھ بارہ ہزار (12,000) کی فوج ہوگئی جس نے مکہ پہنچ کر پورے شہر کو گھیر لیا۔ ابو سفیان نے دیکھا کہ اتنی بڑی اسلامی فوج سے کس طرح جنگ ممکن ہے۔ حضورؐ کے چچا حضرت عباسؓ جو مسلمان تو ہو چکے تھے لیکن ابھی تک ہجرت نہیں کی تھی، انہوں نے ابو سفیان کو مشورہ دیا کہ تم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امن مانگو، ورنہ تمام مشرکینِ قریش تہ تیغ کر دیئے جائیں گے۔ حضرت عباسؓ ابوسفیان کو لے کر حضورؐ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ کے پہرے بھی تھے۔ لیکن چونکہ حضرت عباسؓ نے ابوسفیان کو سواری پر اپنی پیٹھ کے پیچھے بٹھار کھا تھا اس لیے وہ اسے حضورؐ تک بہ حفاظت پہنچانے میں کامیاب ہوگئے۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے آپؐ سے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ ، ابوسفیان مسلمان ہونا چاہتا ہے اس کو کچھ عزت سے ممتاز فرمایئے۔ حضورؐ نے فرمایا" جو ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے اس کو امن ہے"۔ اس نے کہا میرا گھر سارے قریش کو کہاں جگہ دے سکتا ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا" جو مسجد الحرام میں پناہ لے اس کو امن ہے اور جو ہتھیار ڈال دے یا گھر کے دروازے بند کرلے اس کو بھی امن ہے"۔ پھر اسلامی فوج نے شہر مکہ میں داخل ہونا شروع کیا۔ آپؐ نے حکم دیا کہ ابوسفیان اور ان کے ساتھیوں کو کسی اونچی جگہ کھڑا کر دو تاکہ یہ اسلامی فوج کا گزرنا دیکھ لیں۔ ایک مسلم نے ابوسفیان سے کہا کہ آج قریش ذلیل ہونگے۔ جس پر ابوسفیان نے سرکارؐ سے رجوع کیا۔ آپؐ نے فرمایا" میں بھی تو قریشی ہوں، آج کے دن قریش کی بڑی عزت ہوگی"۔۔۔ بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اِنَّا فَتَحْنَا کا سورۃ پڑھتے ہوئے مکمل فتح مندی کے ساتھ مسجد الحرام میں داخل ہوئے۔ یہ واقعہ سنہ 8 ہجری کا ہے۔

قریش کو بڑا زعم تھا کہ مکہ کسی سے فتح ہو ہی نہیں سکتا۔ خدا نے اصحابِ فیل کو جب کہ وہ مکہ پر حملہ کر رہے تھے، ابابیل (یعنی پرندوں) کی مختلف جماعتوں کی مدد سے ان کو شکست دی تھی۔ انھیں کیا خبر تھی کہ اس مرتبہ یہاں کوئی غیر نہیں آرہا ہے بلکہ خود شہر مکہ کا رہنے والا، جس کو انہوں نے ظلم وستم کر کے نکالا تھا، پھر اپنی جائے پیدائش اور وطن میں داخل ہو رہا ہے۔

صاحبو! اتنا اہم شہر فتح ہو گیا، اور اس موقع پر کل 70 آدمی مارے گئے، اور وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بغیر، اور کسی غلط فہمی سے۔ یہ فتحِ مبین نہیں تو اور کیا ہے۔۔۔؟ ایسے مواقع پر عام طور سے غنڈہ گردی ہوتی ہے۔ سینکڑوں آدمی مارے جاتے ہیں۔ رحمت للعالمین کی رحمت دیکھو! جو ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے اسے امن۔ جو مسجدِ حرام میں پناہ لے اسے امن۔ جو گھروں کے دروازے بند کرلے ان کو امن۔ جو ہتھیار ڈال دے اس کو امن۔

پھر آخر میں رحمت للعالمینؐ نے کیا کیا۔۔۔؟ مکہ، مکے والوں کو مبارک! اور خود مدینہ شریف کو واپس! کیا تاریخ کوئی ایسی مثال بتا سکتی ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔۔۔!

{ حوالہ تفسیر صدیقی۔ پارہ 26 صفحہ 45، 74 تا 76 }